

ڈاکٹر محمد عبدالعلی اچکزئی *

اسلام میں ستر پوشی کا حکم

ارشاد خداوندی ہے: فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سواتهما وطفقا يخصفان عليهما من ورق الجنة^(۱) ”پھر جب چکھا ان دونوں نے درخت کو تو کھل گئیں ان پر شرمگاہیں ان کی‘ اور لگے جوڑنے اپنے اوپر بہشت کے پتے“

اس آیت کی تفسیر میں مفسرین لکھتے ہیں:

کہ درخت میں سے کھانے سے قبل آدم و حوا کے جسم اس وقت تک لباس نور سے ڈھکے ہوئے تھے^(۲) اور خود ان کے جسم کے قابل ستر حصے خود ان کی نظروں سے پوشیدہ تھے جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے:

فوسوس لهما الشيطان ليبدى لهما ما ورى عنهما من سوء آتھما^(۳)

”پھر بہکایا ان کو شیطان نے تاکہ کھول دے ان پر وہ چیز کہ ان کی نظر سے پوشیدہ تھی ان کی شرمگاہوں سے“

مذکورہ آیات سے مفسرین اور فقہاء نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ ستر پوشی واجب ہے جبکہ ستر کا ظاہر کرنا ایک برا عمل ہے اور ستر پوشی نہ صرف ایک شرعی حکم ہے بلکہ فطری تقاضا بھی ہے جیسا کہ امام قرطبی لکھتے ہیں:

وفى الآية دليل على قبح كشف العورة وان الله اوجب عليها المستر ولذلك ابتدوا الى سترھما^(۴)

”اور اس آیت میں اس کی دلیل موجود ہے کہ ستر کا کھولنا برا ہے اور اللہ تعالیٰ نے دونوں پر پردہ کرنا واجب کیا تھا اور اسی وجہ سے ان دونوں (آدم و حوا) نے اپنے ستر کو چھپانے میں جلدی کی“

امام رازی لکھتے ہیں: دللت هذه الآية على ان كشف العورة من المنكرات وانہ لم يزل مستهجنا فى الطباع مستقبحا فى العقول^(۵)

”یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ ستر کھولنا منکرات میں سے ہے اور اسے ہمیشہ طبعی اور عقلی طور پر برا سمجھا جاتا ہے“

وہیہ الرحیلی لکھتے ہیں:

ان الله اوجب ستر العورة ولذلك ابتدر آدم و حواء الى سترهما^(۲)
 ”اللہ تعالیٰ نے ستر پوشی لازم قرار دیا ہے اس لئے حضرت آدم و حواء نے اپنے ستر کو چھپانے میں جلدی کی“

حد ستر کا بیان:

”مرد و عورت کے جسم کے جن حصوں اور اعضاء کو باہم دیکھنے اور چھونے کی ممانعت بیان ہوئی ہے، اسے حد ستر کہا جاتا ہے اس بارے میں جو فقہی تفصیل ہے وہ اس طرح ہے:

مرد کا ستر اس کے جسم کا وہ حصہ ہے جو زیر ناف سے گھٹنوں تک ہوتا ہے“^(۴) اور گھٹے بھی ستر میں داخل ہیں^(۸) مرد کے جسم کے اس حصہ کو بلا ضرورت دیکھنا نہ تو کسی مرد کے لئے جائز ہے اور نہ عورت کے لئے۔

جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ إِلَى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْأَةُ إِلَى عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ^(۹) ”کوئی مرد کسی دوسرے مرد کے ستر کی طرف نہ دیکھے، کوئی عورت کسی دوسری عورت کے ستر کی طرف نہ دیکھے“

ہاں اس مرد کی بیوی یا لونڈی اس حصہ کو دیکھ سکتی ہے، اگرچہ آداب زندگی اور شرم و حیا کا انتہائی درجہ یہی ہے کہ شوہر اور بیوی بھی آپس میں ایک دوسرے کا ستر نہ دیکھیں، جیسا کہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے:

ما نظرت اور ہمارا یت فرج رسول اللہ ﷺ^(۱۰)
 ”میں نے رسول اللہ ﷺ کے ستر کی طرف کبھی نظر نہیں اٹھائی یا یہ فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کا ستر کبھی نہیں دیکھا“

بہر حال مرد کے جسم کے اس حصہ کے علاوہ بقیہ حصوں کو دیکھنا مرد کے لئے بھی جائز ہے اور عورت کے لئے بھی، بشرطیکہ عورت جنسی ہیجان سے مامون ہو، اگر عورت جنسی ہیجان سے مامون نہ ہو تو پھر وہ غیر مرد کے جسم کے کسی بھی حصہ کو مطلقاً نہ دیکھے۔

اسی طرح عورت کا حد ستر عورت کے حق میں اس کا جسم کا زیر ناف سے گھٹنوں تک کا حصہ ہے، لہذا عورت کا جسم کے اس حصہ کو بلا ضرورت دیکھنا عورت کے لئے بھی جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ سنن ترمذی کی حدیث ابھی گزر چکی، جبکہ عورت کا حد ستر اجنبی مرد کے حق میں اس کا پورا جسم ہے، جیسا کہ ارشاد نبویؐ ہے:

المرأة عورة فإذا اخرجت استشرفها الشيطان^(۱۱)

”عورت (سرتاپا) قابل ستر ہے، جب باہر نکلتی ہے تو شیطان اس کی تاک جھانک میں رہتا ہے“

البتہ بعض فقہاء کے نزدیک عورت کا چہرہ دونوں ہاتھ اور ایک دوسرے کے مطابق دونوں قدم ستر سے مستثنیٰ ہے^(۱۲)

ان فقہاء کی دلیل یہ ارشاد خداوندی ہے:

ولا یبدین زینتھن الا ما ظہر منها (۱۳)

”اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اس کے جو ظاہر ہے“

ما ظہر سے مراد چہرہ اور دونوں کف (یعنی پہونچے سے نیچے نیچے ہتھیلیاں وغیرہ) ہیں (۱۴)

اور ایک دوسرے قول میں چہرہ اور کفین کے ساتھ قدموں کو بھی مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے (۱۵)

ان فقہاء کی دوسری دلیل وہ روایت ہے جسے ابو داؤد نے مرسل بیان کیا ہے کہ

ان المرأة اذا بلغت المحيض لم یصلح لها ان یری منها الا هذا وهذا

واشار الی وجهه وکفیه (۱۶)

”لڑکی جب بالغ ہو جائے تو سوائے اس کے چہرہ اور پہونچے تک ہاتھ کے اور کچھ دیکھنا درست نہیں“

لیکن جمہور فقہاء و مفسرین کے نزدیک عورت کا چہرہ اور دیگر اعضاء بھی ستر میں داخل ہیں اور سوائے شدید

مجبوری کے ان اعضاء کا دیکھنا جائز نہیں ہے، جیسا کہ قاضی بیضاوی لکھتے ہیں:

والاظهار ان هذا فی الصلوة لافى النظر فان کل بدن الحرة عورة

لا یحل لغير الزوج والمحرم النظر الی شیء منها الا لضرورة کالمعالجة وتحمل

الشهادة (۱۷)

”زیادہ ظاہر یہ ہے کہ آیت میں (چہرہ اور کفین کا) جو استثنا کیا گیا ہے اس کا تعلق صرف نماز سے ہے، پردہ

سے نہیں ہے، کیونکہ آزاد عورت کا سارا بدن واجب الستر ہے۔ سوائے شوہر اور محرم کے عورت کے بدن کا کوئی حصہ

دیکھنا کسی مرد کے لئے جائز نہیں ہاں! مجبوری ہو تو الگ بات ہے، جیسے بیماری کا علاج یا ادائے شہادت وغیرہ“

اسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے قاضی ثناء اللہ پانی پتی لکھتے ہیں:

لاتبدوا المرأة وجهها لرجل اجنبی اذا شک منه الشهوة والالکان تعرضا

للفساد وزوال احتمال الشهوة من الرجل الاجنبی ذی الاربة للمرأة الاجنبیة غیر

متصور فیلزمنا القول بانہ لا یجوز للمرأة لحرۃ ابداء وجهها لرجل ذی اربة غیر الزوج

والمحرم فان عامة محاسنها فی وجهها فخوف الفتنة فی النظر الی وجهها اکثر

منه فی النظر الی سائر اعضائها۔ (۱۸)

”اگر مرد کے اندر اجنبی عورت کا چہرہ دیکھ کر نفسانی ابھار کر شک ہو رہا ہو تو عورت اس کو اپنا چہرہ نہیں دکھا سکتی“

اس سے فتنہ اور بگاڑ کی تخم کاری ہوگی اور چونکہ ہر اجنبی عورت کا چہرہ ہر جوان نامحرم مرد کے لئے نفسانیت میں ابھار پیدا

کرنے کا احتمال رکھتا ہے جو مرد اپنے اندر عورتوں کی طرف میلان کی صلاحیت رکھتا ہے، اجنبی عورت کا چہرہ دیکھ کر اس کے نفسانی میلان میں بیداری نہ ہونا ناقابل تصور ہے، اس لئے ہم کو کہنا پڑے گا کہ آزاد جوان عورت کے لئے اجنبی مرد سے چہرے کا پردہ رکھنا بھی لازم ہے بشرطیکہ مرد عورت کا شوہر اور محرم نہ ہو اور عورت کی طرف میلان کی اس میں صلاحیت ہو، حسن کا اصل سرچشمہ تو چہرہ ہی ہے، چہرے کو دیکھنے سے ہی فتنہ پیدا ہونے کا خطرہ بہت زیادہ ہے۔“

چہرہ کھلا رکھنے کا عدم جواز اس آیت سے بھی ثابت ہوتا ہے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

قل لازواجک وبناتک ونساء المومنین یدنین علیہن من جلابیہن (۱۹)

”اے پیغمبر! اپنی بیبیوں اور بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی چادریں اپنے اوپر اوڑھ لیا کریں“

اس آیت کی تفسیر میں علامہ جلال الدین محلی لکھتے ہیں:

ای یرخین بعضہا علی الوجہ اذا خرجن لحاجتہن الاعینا واحدة (۲۰)

”یعنی عورتیں اپنے چہروں کو چادر سے ڈھا تک لیا کریں، جب وہ باہر نکلیں، صرف ایک آنکھ کھلی رہیں“

ابو حیان لکھتے ہیں:

و”علیہن“ شامل لجميع اجسادہن او علیہن علی وجوہہن لان الذی کان یدو منہن فی الجاہلیۃ هو الوجہ (۲۱)

”اللہ تعالیٰ کا یہ قول کہ (یدنین علیہن من جلابیہن) عورتوں کے تمام بدن کو شامل ہے یا یہ قول (علیہن) سے مراد ان کے چہرے ہیں کیونکہ عہد جاہلیت میں جس چیز کا عورتیں پردہ نہیں کرتی تھیں وہ ان کے چہرے تھے“

علامہ بصاص لکھتے ہیں:

فی هذه الآیة دلالة علی ان المرأة الشابة مأمورة بستر وجہها عن الاجنبین و اظهار الستر والعفاف عند الخروج لئلا یطمع اهل الریب فیہن (۲۲)

”یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ جوان عورت کو اجنبیوں سے اپنا چہرہ چھپانے کا حکم ہے اور اسے گھر سے نکلتے وقت ستر اور عفت مآبی کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ مشتبہ سیرت و کردار کے لوگ اسے دیکھ کر کسی طمع میں مبتلا نہ ہوں“

اسی طرح علامہ زحشری لکھتے ہیں:

یرخینہا علیہن ویغطین بها وجوہہن واعطافہن (۲۳)

”یعنی وہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا ایک حصہ لٹکا لیا کریں اور اسے اپنے چہرے اور اپنے اطراف کو اچھی

چہرہ کھلا رکھنے کے عدم جواز کے بارے میں مفسرین درج ذیل آیت سے بھی استدلال کرتے ہیں:

(۲۲) وَاِذَا اسْأَلْتَهُمْ عَنْهُمْ فَوَسَّلُوهُمْ مِنْ وَّرَاءِ حِجَابٍ

”اور جب مانگنے جاؤ، بیسیوں سے کچھ چیز کام کی، تو مانگ لو پر دے کے باہر سے“

اس آیت کی تفسیر میں علامہ صابونی لکھتے ہیں:

ولاشك ان الوجه مما لايجوز النظر اليه فهو اذا عورة 'واستدلوا بقوله

تعالى (واذا سالتهموهن) الآية فان الآية صريحة في عدم جواز النظر، والآية

وان كانت قد نزلت في ازواج النبي ﷺ فان الحكم يتناول غيرهن بطريق

(٢٥) القياس عليهن، والعلة هي ان المرأة كلها عورة

”اور اس میں کوئی شک نہیں کہ چہرے کو دیکھنا جائز نہیں‘ کیونکہ یہ مقام ستر ہے‘ اور فقہاء نے اس آیت

سے بھی استدلال کیا ہے۔ (الایۃ) کیونکہ یہ آیت عدم جواز نظر کے بارے میں صریح ہے، اور یہ آیت اگرچہ ازواج

مطہرات کے بارے میں نازل ہوئی ہے، لیکن بطریق قیاس یہ حکم ان کے علاوہ دیگر عورتوں کے لئے بھی ثابت ہے اور

علت یہ ہے کہ عورت کا تمام بدن مقام ستر ہے،

خلاصہ یہ کہ عورت کا تمام بدن مقام ستر ہے اور جن روایات کے مطابق عورت کا چہرہ اس کے دونوں ہاتھ اور

بیراس میں داخل نہیں ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ چہرہ اور ہاتھوں کا ہر وقت پوشیدہ رکھنا عادتاً ناممکن ہے، گھر کے

کام کاج بغیر منہ کھولے اور ہاتھ چلائے ممکن نہیں اور پھر اس آیت (وایبداں زینتہن الالبعلونہن

او ابائهن الی آخره^(۲۱) میں اس کی تصریح کردی کہ عورت کو اپنی بی بی زینت ظاہرہ (چہرہ اور دونوں ہاتھ)

صرف اپنے محارم کے سامنے کھلا رکھنے کی اجازت ہے اس لئے یہ اعضا ستر میں داخل نہیں ہے یا یہ مطلب ہے کہ کسی

اجنبی عورت کے ان اعضاء کو دیکھنا غیر مرد کے لئے اس وقت جائز ہے کہ وہ مرد جنسی ہیجان سے مامون ہو یا یہ مطلب

ہے کہ ان اعضاء کا کسی خاص ضرورت کے وقت دیکھنا جائز ہوگا اور اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ شہوت پرستوں کو بھی

عورت کی طرف دیکھنا حائز ہو جائے بلکہ شوہر کے علاوہ شریعت نے جن محارم کے سامنے آنے کی عورت کو اجازت دی

(۲۷) ہے اس میں بھی یہ شرط ہے کہ فتنہ کا اندیشہ نہ ہو۔

ستر عورت کی ضرورت و اہمیت:

ستر ڈھانکنانہ صرف انسانیت کا فطری تقاضا ہے بلکہ شرعی حکم بھی ہے، جبکہ شیطان کی ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے

کہ انسانوں کو فواحش و منکرات میں مبتلا کرے اور ننگا پہناوے کی ترغیب دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

يَبْنِي اِرم لايفتنيك الميلايكم كما في ابيكم من الجنة ينزع عنهما

(۲۸)

لباسھما لیر یھما سو اتھما

”اے اولاد آدم! تمہیں شیطان ہرگز فتنہ میں نہ ڈال دے جیسا کہ اس نے تمہارے ماں باپ کو جنت سے

ایسی حالت میں نکالا کہ وہ ان کا لباس اتروا رہا تھا، تاکہ دکھا دے ان دونوں کو ان کی شرمگاہیں“

اللہ تعالیٰ نے لباس کو اپنے بندوں کیلئے متعدد احسانات میں سے ایک احسان قرار دیا ہے، جیسا کہ ارشاد ہے:

یٰبَنِی آدَمُ قَدْ افْزَلْنَا عَلَیْکُمْ لِبَاسًا یُّورِی سَوَاتِکُمْ وَرِیْشًا (۲۹)

”اے اولاد آدم! ہم نے تمہارے لئے لباس پیدا کیا جو کہ تمہارے پردہ دار بدن کو بھی چھپاتا ہے

اور موجب زینت بھی“

اس آیت کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مولانا عبدالماجد دریا آبادی لکھتے ہیں:

”آیت سے یہ حقیقت ظاہر ہو رہی ہے کہ لباس حجاب مقاصد شریعت میں سے ہیں، اور برہنگی و نیم برہنگی کا

فلسفہ خواہ اس کی تبلیغ یورپ اور امریکہ میں ہو رہی ہو یا اس کی ترویج وحشی و غیر مہذب قوموں میں ہو بہر حال ایک شیطانی

فلسفہ ہے“ (۳۰)

سید ابوالاعلیٰ مودودی ان آیات کی روشنی میں نکھر کر سامنے آنے والی حقیقتوں کو اس طرح بیان کرتے ہیں:

”اول یہ کہ لباس انسان کے لئے ایک مصنوعی چیز نہیں ہے بلکہ انسانی فطرت کا ایک اہم مطالبہ ہے، اللہ تعالیٰ

نے انسان کے جسم پر حیوانات کی طرح کوئی پوشش پیدا نہ کی، بلکہ حیا اور شرم کا مادہ اس کی فطرت میں

ودیعت کر دیا، اس نے انسان کے لئے اس کے اعضائے صنفی کو محض اعضائے صنفی ہی نہیں بلکہ ”سواۃ“ بھی بنایا جس کا

معنی عربی زبان میں ایسی چیز کے ہیں جس کے اظہار کو آدمی قبیح سمجھے۔

پھر اس فطری شرم کے تقاضے کو پورا کرنے کے لئے اس نے کوئی بنا بنایا لباس انسان کو نہیں دے دیا بلکہ اس

کی فطرت پر لباس فراہم کر دیا، دوم یہ کہ اس فطری الہام کی رُو سے انسان کے لئے لباس کی اخلاقی ضرورت مقدم ہے

یعنی یہ کہ اپنی اپنی ”سواۃ“ کو ڈھانکنے اور اس کی طبعی ضرورت مؤخر ہے، یعنی یہ کہ اس کا لباس اس کے لئے ”ریش“

(جسم کی آرائش اور موسمی اثرات سے بدن کی حفاظت کا ذریعہ) ہو اس باب میں بھی فطرۃ انسان کا معاملہ حیوانات کے

برعکس ہے، ان کے لئے پوشش کی اصلی غرض صرف اس کا ”ریش“ (جسم کی آرائش اور موسمی اثرات سے بدن کی حفاظت

کا ذریعہ) ہو اس باب میں بھی فطرۃ انسان کا معاملہ حیوانات کے برعکس ہے، ان کے لئے پوشش کی اصلی غرض صرف اس

کا ”ریش“ ہونا ہے۔ رہا اس کا ستر پوش ہونا تو ان کے اعضائے صنفی سرے سے ”سواۃ“ ہی نہیں ہیں کہ انہیں چھپانے کے

لئے حیوانات کی جبلت میں کوئی داعیہ موجود ہوتا اور اس کا تقاضا پورا کرنے کے لئے ان کے اجسام پر کوئی لباس پیدا کیا

جاتا، لیکن جب انسانوں نے

میں ڈال دیا کہ تمہارے لئے لباس کی ضرورت بعینہ وہی ہے جو حیوانات کے لئے ریش کی ضرورت ہے، رہا اس کا ”سواۃ“ کو چھپانے والی چیز ہونا تو یہ قطعاً کوئی اہمیت نہیں رکھتا بلکہ جس طرح حیوانات کے اعضاء ”سواۃ“ نہیں ہیں اسی طرح تمہارے یہ اعضاء بھی ”سواۃ“ نہیں، محض اعضاء صنفی ہی ہے،“ (۳۱)

اسلام میں ستر کے ڈھانکنے کی اس قدر تاکید فرمائی ہے کہ تنہائی میں بھی نگارنے کی اجازت نہیں۔

ارشاد نبوی ہے:

(احفظ عورتک الامن زوجتک او ماملکت یمینک قلت یا رسول اللہ فانک ان احدنا خالیا قال فاللہ احق ان یستحی منہ من الناس) (۳۲) وفی روایۃ (فان معکم من لا یفار فکم) (۳۳)

”تم اپنی عورت چھپائے رکھو علاوہ اپنی بیوی یا اپنی لونڈی کے راوی کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مجھے بتائے کہ آدمی جب خلوت میں ہو تو کیا وہاں بھی اپنا ستر چھپائے رکھے؟ آپ ﷺ نے فرمایا، اللہ تعالیٰ لائق تر ہے کہ اس سے شرم کی جائے اور ایک روایت میں ہے، کیونکہ تمہارے ساتھ ایسے افراد ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے (یعنی فرشتے)

اسی طرح نبی کریم ﷺ نے ایسی عورتوں کو دوزخ کی جماعت قرار دیا ہے جو کپڑے پہنے ہوئے بھی نگلی ہوں گی مردوں کو مائل کرنے والی۔ اور خود ان کی طرف مائل ہونے والی ہوں گی۔“ (۳۴)

اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے مولانا محمد عاشق الہی لکھتے ہیں:

”یعنی ایسے باریک کپڑے پہنے ہوئے ہوں گی جس سے کپڑے پہننے کا فائدہ نہ ہو، اور ایسا چست کپڑا جو بدن کی ساخت پر کس جائے، یہ بھی ایک طرح سے نگاہیں ہے، نیز بدن پر کپڑا ہوتے ہوئے ننگے ہونے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ بدن پر صرف تھوڑا سا کپڑا ہو اور بدن کا بیشتر حصہ خصوصاً وہ اعضاء کھلے رہیں جن کو باحیاء عورتیں چھپاتی ہیں،“ (۳۵)

﴿ حوالہ جات ﴾

- ۱۔ سورة الاعراف: ۷: ۲۲۔ ۲۔ عبدالماجد ریا آبادی، تفسیر ماجدی، کراچی، تاج کینی لمیٹڈ، ص: ۳۲۷
- ۳۔ سورة الاعراف: ۷: ۲۰۔ ۴۔ ابی عبد اللہ محمد بن احمد القرطبی، الجامع لاحکام القرآن قاہرۃ، الکتب العربیہ، ۱۹۶۷ء، ص: ۱۸۱
- ۵۔ فخر الدین رازی، مفتاح الغیب المعروف بہ تفسیر کبیر، استنبول، شرکت صحافیہ عثمانیہ، ۱۳۳۰ھ
- ۶۔ وحید الزحلی، التفسیر المیر فی العقیدہ والشریعہ، دمشق، دار الفکر، ۱۹۹۸ء، ص: ۸
- ۷۔ اسنن لدارقطنی، لا ہوژ وازشر الکتب الاسلامیہ، کتاب المسوفا، باب الحد الوہرۃ، ابی جوب سترھا حدیث نمبر ۲۳۱۳

- ۸۔ ایضاً حدیث نمبر ۳: ۲۳۱:۱
- ۹۔ سنن ترمذی ابواب الادب باب ماجاء فی کراهیۃ مباشرة الرجل الرجل والمرأة حدیث نمبر ۲۷۹۳
- ۱۰۔ سنن ابن ماجہ ابواب النکاح باب الستر عند الجماع حدیث نمبر ۱۹۲۲
- ۱۱۔ سنن ترمذی ابواب الرضا باب استشراف الشیطان المرأة اذا خرجت حدیث نمبر ۱۱۷۳
- ۱۲۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو: السید سابق نقدا السنہ پشاور دار الکتب: ۳/۱۱۳۔ یوسف قرضاوی الحلال والحرام فی الاسلام المکتب الاسلامی ۹۹۹م الباب الثالث ص: ۱۵۰-۱۵۴۔ عمر احمد عثمانی نقدا القرآن کراچی ادارہ فکر اسلامی طبع دوم ۱۹۸۶م ۳: ۳۰۵-۳۲۸
- ۱۳۔ سورة النور ۲۴: ۳۱۔ ابن جریر طبری تفسیر جامع البیان بیروت دار المعرفۃ ۱۳۹۲ھ ۱۷: ۹۳
- ۱۵۔ سنن ترمذی ابواب الصلوۃ باب ماجاء لا تقیل صلوۃ المرأة الى نصف الاحتیاج حدیث نمبر ۳۷۷
- ۱۶۔ سنن ابی داؤد کتاب اللباس باب فیما تجدی المرأة من زینتها حدیث نمبر ۴۱۰۴
- ۱۷۔ قاضی بیضاوی تفسیر انوار التزیل واسرار التاویل مطبع لکھنؤ ۱۲۸۲ھ
- ۱۸۔ ثناء اللہ پانی پتی تفسیر مظہری دہلی ندوۃ المصنفین: ۶: ۱۹۔ سورة الاحزاب ۳۳: ۵۹
- ۲۰۔ علامہ جلال الدین محلی تفسیر جلالین کراچی اصح الطابع ص: ۳۵۵
- ۲۱۔ محمد بن یوسف الشعمیر بابی حیان تفسیر البحر المحیط۔ بیروت دار الفکر للطبعۃ الثانیۃ ۱۹۸۳
- ۲۲۔ ابی بکر احمد بن علی الرازی البصائر احکام القرآن لاہور سمیل اکیڈمی ۱۹۹۱ء/۳: ۳۷۲
- ۲۳۔ محمود بن عمر الزمخشری الکشاف عن حقائق غوامض التزیل وبعون الاقاویل فی وجہ التاویل المکتبۃ التجاریۃ الکبریٰ معزنا راول
- ۲۴۔ ۲۳۳۳: ۳۲۶۔ ۲۴۔ سورة الاحزاب ۳۳: ۵۳
- ۲۵۔ محمد علی الصابونی روائع البیان تفسیر آیات الاحکام ایران موسسۃ الوفاء ۱۳۷۱ھ ۲: ۱۵۶
- ۲۶۔ سورة النور ۲۴: ۳۱
- ۲۷۔ اس بارے میں مزید تفصیلی دلائل جاننے کے لئے ملاحظہ ہو صابونی تفسیر آیات الاحکام: ۲: ۱۵۱-۱۷۳۔ محمد ادریس کاندھلوی تفسیر معارف القرآن لاہور مکتبہ عثمانیہ بار دوم ۱۹۸۲ء: ۵۶۵-۵۹۲
- ۲۸۔ سورة الاعراف ۷: ۲۷۔ سورة الاعراف ۷: ۲۶
- ۲۹۔ عبد الماجد دریا بادی تفسیر ماجدی کراچی تاج کتب لیسٹڈ ص: ۳۲۸
- ۳۱۔ سید ابوالاعلیٰ مودودی تفسیر القرآن لاہور ادارہ ترجمان القرآن یارنواز ہوم ۱۹۸۵ء/۲: ۲۰۱۹
- ۳۲۔ سنن لابن ماجہ ابواب النکاح باب الستر عند الجماع حدیث نمبر ۱۹۲۰
- ۳۳۔ سنن لابن ماجہ ابواب الادب باب ماجاء فی الاستنار عند الجماع حدیث نمبر ۲۸۰۰
- ۳۴۔ الصحیح للمسلم کتاب اللباس والزینۃ باب النساء الکاسیات العاریات المائکات المملات حدیث ۵۵۸۲
- ۳۵۔ مفتی محمد عاشق الہی۔ انوار البیان فی کشف اسرار القرآن لملائن ادارہ تالیفات اشرفیہ ۱۹۹۷-۳۰۸